© rasailojaraid.com

خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین سے بڑھ کر یا برابر عزیز نہ ہونا چاہیے اور کسی کا خوف بھی آپ کے دل میں اس حد تک نہ ہونا چاہیے کہ آپ اس سے ڈر کر خدا سے نڈر ہو جائیں۔ یہ کیفیت اگر آپ کے اندر پیدا ہو جائے تو دین کا راستہ آپ کے لیے آسان ہو جائے گا اور کوئی طاقت آپ کو راہ حق سے نہ روک سکے گی نہ ہٹا سکے گی۔

اس تقریر کے بعد خواتین نے اپنے سوالات تحریری شکل میں پیش کیے اور امیر جماعت نے ان کے جوابات دیے:

سوال نمبر ۱۔ عورتوں کو اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے تبلیغ کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب:۔ تبلیغ کے لیے کوئی مصنوعی طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل تبلیغ یہ ہے کہ انسان جس اصول اور مسلک پر ایمان رکھتا ہو اس کا نمونہ خود اپنی زندگی میں پیش کرے اور اپنے کسی قول و عمل سے اس کے خلاف شہادت نہ دے۔ اس کے ساتھ اگر آپ زبان اور قلم سے دوسروں کو سمجھانے اور نصیحت کرنے کی کوشش کریں تو وہ مفید ہو سکتی ہے۔ انسانی فطرت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ کسی اصول سے اسی قدر متاثر ہوتی ہے جس قدر پختہ اس کے علمبرداروں کا اس پر ایمان ہو۔ اپنے اصول کے معاملہ میں کسی سے کوئی مصالحت نہ کیجیے۔ اگر آپ دوسروں کے اثر سے دباؤ قبول کرنے لگیں تو پھر دوسرے آپ کو دباتے ہی چلے جائیں گے۔ اصول پرستی اور مصالحت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اپنے اصول کے معاملہ میں ہم کسی رواداری کے قائل نہیں۔ اگر دوسرے لوگ ہماری حق پرستی اور راست روی پسند نہیں کرتے تو آخر ہم ان کی غلط روی کا کیوں لحاظ کریں۔ غلط رو اور غلط کار لوگوں سے مصالحت رواداری نہیں بلکہ کمزوری اور دینی بے غیرتی ہے۔ البتہ یہ لحاظ رہے کہ اپنے اصول کی پابندی میں آپ جس قدر سخت ہوں اسی قدر آپ کو اپنے اصولوں کے پیش کرنے اور مخالفین و معترضین کو جواب دینے میں نرم اور شیریں ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۲۔ عورت کو شادی سے پہلے والدین اور بھائیوں کی اور شادی کے بعد شوہر اور سسرال کے بزرگوں کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کو بالکل بدل لیں اور غلط ڈگروں پر چلنے سے انکار کر دیں اور اصلاح کی عملاً کوشش کرنے لگیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہماری مزاحمت کریں۔ ایسے حالات میں ان کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہیے؟ والدین اور شوہر کے حقوق پر تو اسلام نے بہت زیادہ زور دیا ہے۔

© rasailojaraid.com